

# ت کی وزارت خواتین کو اصل دھارے کی زراعت میں شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہے: رادھا موہن سنگھ

Posted On: 30 AUG 2017 7:32PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 30 اگست - زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر جناب رادھا موہن سنگھ نے کہا ہے کہ وزارت اپنے مقاصد اور کاموں اور ذمہ داریوں کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ خواتین زراعت کے اصل دھارے کا حصہ بنیں، زراعت پر خرچ کئے گئے ایک ایک پیسے کا فائدہ اٹھائیں اور زرعی پیداوار اور اپنے کنبوں کی آمدنی کو دو گنا کرنے میں تعاون کریں۔ جناب رادھا موہن سنگھ نے یہ بات آج نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں منعقد ”خاتون کسانوں کے حقوق کا تحفظ: کارروائی کیلئے ایک نقشہ راہ کی تیاری“ کے موضوع پر ایک تقریب میں کہی۔ اس تقریب کا اہتمام خواتین کے قومی کمیشن نے اقوام متحدہ کی خواتین اور مہیلا کسان ادھیکار منچ (ایم اے کے اے ایم) کے ذریعے کیا گیا۔

جناب رادھا موہن سنگھ نے کہا کہ زراعت میں خواتین کے تعاون کو سبھی جانتے ہیں۔ نیشنل سیمپل سروے آفس (این ایس او) کے مطابق پچھلی تین دہائیوں میں زراعت کے شعبے میں مردو خواتین کی افرادی قوت میں کمی کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ زراعت میں مردوں کی شرکت 81 فیصد سے گھٹ کر 63 فیصد ہو گئی ہے، جبکہ خواتین کی شرکت 88 فیصد سے کم ہو کر 79 فیصد ہو گئی ہے۔ اس بات سے یہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ زراعت میں خواتین کا غلبہ ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ بھارت سمیت زیادہ تر ترقی پذیر ملکوں کی معیشت میں دیہی خواتین کا تعاون بہت اہم ہے۔ بھارت میں 80 فیصد خواتین، جو مالی طور پر خود پر انحصار کرتی ہیں، کا تعلق زرعی سرگرمیوں سے ہے۔ ان میں 33 فیصد زرعی مزدور کے طور پر کام کرتی ہیں، جبکہ 48 فیصد خود کھیتی کسان کرتی ہیں۔ این ایس او کی رپورٹ کے مطابق تقریباً 18 فیصد زرعی کنبوں میں خواتین ہی قیادت کرتی ہیں اور زراعت میں کوئی بھی ایسا شعبہ نہیں ہے، جس میں خواتین کا تعاون شامل نہ ہو۔

زراعت کے وزیر نے کہا کہ خاتون مزدوروں کو کئی طرح کی عدم برابری کا سامنا کرنا پڑا ہے، مثال کے طور پر مردوں سے زیادہ دیر تک کام کرنے کے باوجود انہیں اپنے مرد مزدوروں کے مقابلے کم اجرت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اپنے حقوق کے بارے میں لاعلمی کی وجہ سے ان کی زرعی کاموں میں شرکت زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خواتین زراعت کے سبھی کاموں میں، جیسے بوائی، کٹائی، کھاد ڈالنا، آبپاشی، کھیتوں کا تحفظ اور اناج کو ذخیرہ کرنے وغیرہ میں شامل ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انہیں گھر کے کام کاج، جیسے کھانا پکانا، پانی بھرنا، ایندھن کیلئے لکڑی جمع کرنا، گھر کی صفائی ستھرائی وغیرہ جیسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ جناب سنگھ نے کہا کہ اس کے علاوہ خواتین زراعت سے متعلق دیگر سرگرمیوں میں بھی بہت سرگرم ہیں۔ ان کاموں میں مویشیوں کا بندوبست، چارے کا بندوبست اور ڈیری سے متعلق سرگرمیاں، مدھومکھی پالنے، مشروم فارمنگ، بھیڑ بکریوں اور مرغیوں وغیرہ کے پالنے جیسے کام شامل ہیں۔

وزارت خواتین کو زراعت کو اصل دھارے میں لانے کیلئے مندرجہ ذیل کام کر رہی ہے:

- 1- تمام جاری اسکیموں، پروگراموں اور ترقیاتی سرگرمیوں میں خواتین فیض یافتگان کیلئے بجٹ کا تیس فیصد مختص۔
- 2- مختلف پروگراموں، اسکیموں کے فوائد خواتین تک پہنچیں، اس بات کو یقینی بنانے کیلئے خواتین پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سرگرمیاں شروع کرنا۔
- 3- عورتوں کے خود امدادی گروپوں پر توجہ مرکوز کرنا تاکہ انہیں صلاحیت سازی کی سرگرمیوں کے ذریعے مائیکرو قرض سے مربوط کیا جا سکے اور مختلف فیصلہ ساز اداروں میں ان کی نمائندگی کو یقینی بنایا جا سکے۔
- 4- پچھلے سال زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت نے ہر سال 15 اکتوبر کا دن خاتون کسانوں کے دن کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ اقدام خواتین کو باختیار بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔

.....

(30.08.2017)

م ن - و ا ک ا

U-4278

